

ایمان کے بنیادی اصول

Fundamentals of Faith

”اور بغیر ایمان کے اس کو پسند آنا ممکن ہے۔ اس لیے خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدل دیتا ہے۔“۔ (عبرانیوں ۱۱:۶)

ایماندار ہوتے ہوئے ہمارے ایمان کی بنیاد زندہ خدا پر ہے۔ اور وہ ان لوگوں سے جو اس کو ڈھونٹتے ہیں اور جو نہیں ڈھونڈتے مختلف طریقوں سے پیش آتا ہے۔ جیسے ہم حقیقی مسیحی ہوتے ہیں تو ان دونوں پر یقین رکھتے ہیں، ہم خدا کو خوش کرنا شروع کر دیتے ہیں، کیونکہ جلد ہی ہم اسے پالیتے ہیں۔ خدا کو ملنے کے عمل:

(۱) اس کی مرضی کو جانا

(۲) اس کی فرمانبرداری کرنا

(۳) اور اس کے وعدوں پر یقین رکھنا۔

یہ تینوں عمل ہماری روزمرہ زندگی میں شامل ہونے چاہئے۔ یہ حوالہ ہمارے ایمان کی پیدائشی پر مرکز ہوتا ہے۔ بہت سوں نے ایمان کو بابل کے نقطہ نظر سے ہٹ کر زور دیا ہے۔ کہ دنیاوی اشیاء برکتیں ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ لوگ اس موضوع کے بارے تشویش مند ہیں کہ کیسے اس تک رسائی کی جائے۔ لیکن کچھ لوگ دریاؤں سے پانی پیتے ہوئے ڈوب گئے ہیں۔ ہمارے لئے کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ پانی پینا چھوڑ دیا جائے۔ ہم اپنا روحانی توازن برقرار رکھ سکتے ہیں۔ کام مقدس میں اس موضوع پر کثرت سے تعلیم دی جا چکی ہے، اور خدا ہم سے چاہتا ہے کہ اپنے ایمان کی مشق اس کے بہت سے وعدوں میں کریں۔

یسوع نے ایک نمونہ دیا جس کا ایمان خدا پر تھا، اور وہ موقع کرتا ہے کہ اس کے شاگرد بھی اس کے نمونے پر چلیں۔ اسی طرح شاگرد پادری بنا رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ وہ خدا کے نمونہ پر یقین رکھیں۔ اور اس نے اپنے شاگردوں کو تعلیم دی کہ خدا کے وعدوں پر یقین رکھیں۔ یہ زندگی کے لئے بہت اہم ہے۔ صرف یہ نہیں، کیا خدا کو بغیر ایمان کے خوش کرنا ممکن ہے، یہ ناممکن بات ہے کہ ہم اپنی دعاوں کا جواب بغیر ایمان کے حاصل کریں۔

ویکھیں (متی ۲۲:۲۱، یعقوب ۵:۸۔) ان حوالوں میں واضح طور پر سکھایا گیا ہے کہ تک کرنے والوں کو برکتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے جو برکتیں ایمانداروں کو ملتی ہیں۔ یسوع نے کہا ”جو یقین رکھتا ہے اس کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔“۔
(مرقس ۹:۲۳)

ایمان کے معنی بیان کرنا

Faith Defined

کلام مقدس کے مطابق ایمان کی تعریج عرب انیوں ا॥۱۱ میں ملتی ہے۔ اب ایمان امید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور ان دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔ اس تعریج سے ہم ایمان کے بہت سے کرداروں کو سمجھتے ہیں۔ پہلا وہ جس کے پاس ایمان کی یقین دہانی یا اعتماد ہے۔ یہ امید سے مختلف ہے، کیونکہ ”ایمان امید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد“ امید ہمیشہ شک کی جگہ چھوڑتی ہے۔ امید ہمیشہ کتنی ہے

”ہو سکتا ہے۔“ مثال کے طور پر ہو سکتا ہے کہ میں کہوں، ”مجھے کپی امید ہے کہ آج بارش ہوگی اور میرے باعثِ مجھ کو پانی ملے گا۔“ میں بارش کی خواہش کرتا ہوں لیکن مجھے یقین نہیں کہ یہ ہوگی بھی۔ دوسرا جانب، ایمان یقیناً ہمیشہ پاک ہوتا ہے ”امید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد“۔

ایمان یا یقین کو لوگ کیا کہتے ہیں، ایمان ان کثر کلام مقدس کی تعریج نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے وہ آسمان پر گھرے بادلوں پر نگائیں لگائے ہیں، مثال کے طور پر وہ کہتا ہے کہ ”مجھے یقین ہے کہ بارش ہونے والی ہے۔“ پھر بھی ایسا نہیں ہوتا، یقین ہے کہ بارش ہوگی۔ وہ صرف سوچتے ہیں ممکن ہے کہ بارش ہو۔ یہ کلام مقدس کے مطابق ایمان نہیں ہے۔ کلام مقدس کے مطابق ایمان میں شک کا کوئی عذر نہیں ہوتا۔ نتیجہ میں یہ کوئی شک کی جگہ نہیں چھوڑتا جن کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔

ایمان ان دیکھی چیزوں کا پختہ یقین ہے

Faith is the Conviction of Things Not Seen

عرب انیوں ا॥۱۱ میں اس کی تعریج ملتی ہے کہ ”ایمان ان دیکھی چیزوں کا پختہ یقین ہے۔“ اس طرح اگر ہم اپنی جسمانی پائی حصوں سے کسی چیز کو دیکھ لیتے ہیں یا بھانپ لیتے ہیں تو پھر ایمان کی ضرورت نہیں رہتی۔

فرض کریں کہ کوئی آپ سے ابھی کہے، کہ جو آپ کے ہاتھ میں کتاب ہے اس پر میرا ایمان ہے ”کسی وجہ سے میں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔“ یقیناً آپ سوچیں گے کہ اس شخص کے ساتھ کچھ غلط ہوا تھا۔ آپ کہہ سکتے ہیں، آپ اس کتاب پر جو کہ میں نے پکڑی ہوئی ہے ایمان نہیں رکھ سکتے کیونکہ یہ واضح طور پر آپ کا لفظ آڑی ہے۔ ایمان ان دیکھی سلطنت ہے۔ مثال کے طور پر جیسا کہ میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں، تو مجھے یقین ہے کہ ایک فرشتہ میرے نزدیک ہے۔ درحقیقت مجھے اس پر یقین ہے۔ میں کیسے یقین کر سکتا ہوں؟ کیا میں نے فرشتہ کو دیکھا نہیں، کیا میں نے فرشتہ کے اڑنے کی آواز محسوس کی؟ نہیں، اگر میں فرشتہ کو دیکھوں یا سنوں یا اس کو محسوس کروں تب میں یقین نہیں رکھ سکتا کہ فرشتہ میرے نزدیک تھا۔ مجھے یہ جانا چاہئے۔ پس کس چیز نے مجھے فرشتہ کی موجودگی کا احساس دلایا؟ خدا کے وعدوں میں سے ایک ہے جو مجھے احساس دلاتا ہے۔

(زبور ۳۲:۷) میں اس نے وعدہ کیا ہے کہ خداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اس کا فرشتہ خیمنز ہوتا ہے اور اس کو بچاتا ہے۔ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ میں دوسروں سے زیادہ خدا کے کلام پر یقین رکھتا ہوں۔ یہ کلام مقدس کے مطابق سچا ایمان ہے۔ ”آن دیکھی چیزوں کا ثبوت“۔

جب ہم خدا کے وعدوں میں سے ایک کی مشق کرتے ہیں، تو اکثر ہم حالات اور آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں، یا وقت گزرنے کے بعد جب ایسا لگتا ہے کہ اگر خدا اپنے وعدوں پر قائم نہ رہے تو ہمارے حالات نہیں بدیں گے۔ تو ان حالتوں میں ہمیں شک کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے، ایمان میں قائم رہیں، اور اپنے دلوں کو خدا کی طرف مل کرتے رہیں خدا ہمیشہ اپنے کلام کو یاد رکھتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ جھوٹ بولے (طیس ۲:۱) اس ہمیشہ کی زندگی کی امید پر حس کا وعدہ ازل سے خدا نے کیا ہے جو جھوٹ نہیں بول سکتا۔

ہم ایمان کیسے حاصل کر سکتے ہیں

How do we Acquire Faith?

کیونکہ ایمان کی بنیاد مغض خدا کے وعدوں پر رکھی گئی ہے، صرف ایک ہے جو کلام مقدس کے مطابق ایمان کا سرچشمہ ہے۔ خدا کا کلام! (رومیوں ۱۰:۷) میں لکھا ہے پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مجھ کے کلام سے۔ خدا کا کلام اس کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ صرف تب ہی ہو گا جب ہم خدا کی مرضی کو جانیں گے اور اس پر یقین رکھیں گے۔

پس اگر آپ ایمان چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ آپ خدا کے وعدوں کو نہیں یا پڑھیں۔ ایمان دعا کرنے سے، روزہ رکھنے سے، یا کسی کے ہاتھ رکھنے سے نہیں آتا۔ یہ صرف خدا کا کلام سننے سے آتا ہے۔ اور جب آپ ایک دفعہ سن لیں گے، تو پھر آپ فیصلہ کریں گے کہ اس پر یقین رکھیں۔

ایمان حاصل کرنے کے بعد، ہمارا ایمان بھی مضمونی سے بڑھ سکتا ہے۔

کلام مقدس میں ایمان کے مختلف درجوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چھوٹے ایمان سے لیکر پہاڑ بٹانے کے ایمان تک۔ جیسے انسانی نسل کو خواراک کی اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویسے ہی ایمان کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کے لیے مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اپنے ایمان کو خدا کے کلام پر غور و خوض کرنے سے اور روزانہ اس کے کلام کی خواراک سے مضبوط اور بڑھاسکتے ہیں۔ ہم اس کی مشق خدا کے کلام کی بنیاد پر عمل اور عمل سے کر سکتے ہیں۔ یہ مشکلات، پریشانیوں اور اس سے متعلقہ جن کا ہم سامنا کرتے ہیں۔ خدا نہیں چاہتا کہ اس کے بچے کسی چیز کے لیے پریشان ہوں بلکہ سب حالتوں میں اس پر بھروسہ رکھیں۔

ویکھیں (متی ۶:۲۵۔ فلپیوں ۲:۸۔ ۸:۲۔ پطرس ۷:۲) پریشانیوں سے انکار کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنے ایمان کی مشق کریں۔ اگر ہم حقیقی معنوں میں یقین رکھیں کہ خدا کیا کہتا ہے، تو ہم اپنے چال چلن اور بول چال سے ظاہر کریں گے کہ واقعی یہی یقین ہے۔ اگر آپ کا یقین ہے کہ یہ یوں خدا کا بیٹا ہے تو آپ کو اپنی گفتگو اور اپنے عمل سے ظاہر کرنا ہو گا۔ اگر آپ کا

یقین ہے کہ خدا آپ کی تمام ضرورتوں کو پورا کریگا تو آپ کو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے۔ اگر آپ کو تدرست رکھنا چاہتا ہے تو آپ کو اسی طرح بولنا اور عمل کرنا چاہئے۔ کلام مقدس میں ان لوگوں کے بارے بہت سی مثالیں ہیں جو مشکلوں اور مخالف حالتوں میں چھنسے ہوئے، خدا پر اپنے ایمان میں چلتے رہے اور نتیجہ میں عجیب و غریب کام ہوتے۔ ہم کچھ دیر بعد اس حوالہ پر غور و خوض کریں گے اور بعد میں اللہ شفا کے حوالہ کے متعلق بھی۔ (کچھ اور اچھی مثالوں کے لیے دیکھیں ۲ سلاطین: ۱: ۷، مرقس: ۵: ۲۵-۳۲، اوقات: ۱: ۱۰ اور عمل: ۷: ۱۰-۱۲)

Faith is of the Heart دلی ایمان

میکی ایمان ذہن سے نہیں بلکہ دل سے ہوتا ہے پواؤں بیان کرتا ہے: ”کیونکہ راستبازی کے لیے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے۔“ (رومیوں: ۱۰: ۱)

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائیگا تو اس کے لیے وہی ہو گا۔“ (مرقس: ۱۱: ۲۳)

یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں تو شک ہو لیکن دل میں یقین ہو تو آپ خدا سے اس کے وعدہ کے مطابق حاصل کر سکتے ہیں۔ درحقیقت جب ہم خدا کے وعدوں پر یقین کرنے کی سعی کرتے ہیں تو ہمارا ذہن جسمانی حالات اور شیطان کے قریب ہونے کی وجہ سے شک کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ ایسے میں ہمیں اس کے وعدوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایمان میں مضبوط ہونا چاہئے۔

ایمان سے متعلقہ عام غلطیاں

Common Faith Mistakes

بعض اوقات جب ہم ایمان کی مشق کرتے ہیں تو ہم اپنی خواہش کے مطابق حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ ہم خدا کے کلام کے مطابق نہیں چلتے۔ عام فلسطیلی یہ ہے کہ ہم ان چیزوں کے لئے پر امید ہوتے ہیں جن کا خدا نے وعدہ نہیں کیا۔ مثلاً باطل کہتی ہے کہ شادی شدہ جوڑے بچوں کے لئے خدا پر یقین کریں کیونکہ خدا نے وعدہ کیا ہے جس پر وہ اعتماد کر سکتے ہیں۔ میں ایسے شادی شدہ جوڑوں کو جانتا ہوں جن کے ڈاکٹرنے کہا تھا کہ وہ کبھی اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے خدا کے کئے ہوئے دو وعدوں پر یقین کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا اور آج وہ صحت مندبچوں کے والدین ہیں۔

”اور تم خدا اور نہ اپنے خدا کی عبادت کرتا تب وہ تیری روؤی اور پانی پر برکت دے گا اور میں تیرے سچ سے بیماری کو دور کر دو گا۔ اور تیرے ملک میں نہ تو کسی کے استقطاب ہو گا اور نہ کوئی بانجھر ہے گی اور میں تیری عمر پوری کروں گا۔“ (خروج: ۲۳-۲۵: ۲۶)

”تجھ کو سب قوموں سے زیادہ برکت دی جائے گی اور تم میں یا تمہارے چوپا یوں میں نہ تو کوئی عقیم ہو گا نہ بانجھ۔“

یہ وعدے بے اولاد جوڑوں کے لئے حوصلہ افزاء ہیں۔ لیکن باطل ہمیں اولاد کی جنس کے انتخاب کے بارے نہیں بتاتی۔ ہمارا ایمان تب ہی موثر ہوگا جب ہم باطل کی مقررہ حدود میں رہیں گے آئیں ہم خدا کے وعدے کا جائزہ لیں پھر یقین کریں کہ اس کے وعدے کے مطابق کیا یقین کرنا چاہیے

”کیونکہ خداوند خود آسان سے للاکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نزٹے کے ساتھ اتر آیا گا اور پہلے تو وہ جو صحیح میں موئے جی اٹھیں گے۔“ (احسنلیکیوں ۳:۱۶)

اس حوالہ سے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ یہ یوں دوبارہ واپس آیا گا۔ کیا ہم دعا کریں اور یقین کریں کہ وہ کل آیا گا؟ نہیں، نہ تو یہ حوالہ اور نہیں کوئی اور حوالہ ایسا وعدہ کرتا ہے۔ یہ یوں نے کہا کہ اس کے آنے کے وقت کے بارے کوئی نہیں جانتا۔

اگر ہم دعا کریں اور امید کریں کہ یہ یوں کل واپس آیا گا، لیکن ایسی کوئی تسلی نہیں دی گئی کہ ایسا ہوگا۔ جب ہم دعا کریں تو یہ جان لیں کہ خدا نے اس چیز کا وعدہ کیا ہے؟۔ اس حوالہ کی روشنی میں ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ ایماندار جو صحیح میں موئے ہیں انکے جسم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ لیکن کیا ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اسکی آمد پر ہمارے جسم بھی زندہ کیے جائیں گے؟ نہیں بلکہ اس کے متضاد وعدہ کیا گیا ہے۔ پہلے وہ جو صحیح میں مرے ہیں وہ زندہ کیے جائیں گے۔ دراصل دوسرا آیت اسے واضح کرتی ہے ”پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے انکے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے۔“ (احسنلیکیوں ۳:۱۷) تاہم ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو صحیح میں موئے ہیں وہ پہلے زندہ کیے جائیں گے۔ کیونکہ خدا کے کلام کا بھی وعدہ ہے۔ اگر ہم خدا سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم اسے حاصل کریں۔ ہم باطل میں اس کے کئے گئے وعدوں سے اسکی مرضی کا تعین کر سکتے ہیں۔

ایمان بھی دیسے ہی کام کرتا ہے جیسا کہ قدرتی دائرہ کار۔ یہ تو اجتماعی حرکت ہوگی کہ آپ مجھے کہیں کہ میں کل آپکے ہاں آؤں گا اور میں وعدہ نہ کروں میں کل گھر پر ہوں گا۔ ایسا ایمان جو کہ بغیر وعدہ کی گئی چیز پر کیا جائے ایمان نہیں کہلاتا یہ صرف حماقت ہے۔ اس سے پیشتر کہ آپ کسی چیز کے لئے خدا سے کہیں پہلے اپنے آپ سے کہیں کہ کیا باطل میری اس خواہش کا وعدہ کرتی ہے۔ جب تک آپ سے وعدہ نہیں ہے اس وقت تک آپکا ایمان بے بنیاد ہے۔

دوسرا عام غلطی

A Second Common Mistake

اکثر مسیحی یقین کرتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا وعدہ پورا ہو گا لیکن اس کے تقاضا جات کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں نے مسیحیوں کو زبور ۳:۳ کا حوالہ دیتے ہوئے سنائے ”اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کریں گا۔“

تاہم باطل صرف یہ نہیں بیان کرتی کہ خدا ہماری مرادیں پوری کریں گا درحقیقت باطل یہ بیان کرتی ہے ”تو بد کرداروں کے

سبب سے بیزارہ ہوا اور بدی کرنے والوں پر شک نہ کر۔ کیونکہ وہ گھاس کی طرح جلد کاٹ ڈالے جائیں گے اور سبزہ کی طرح مر جھا جائیں گے۔ خداوند پر توکل کرو۔ ملک میں آباد رہ اور اس کی وفاداری سے پرورش پا خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کریں گا۔ اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اور اس پر توکل کرو، ہی سب کچھ کریں گا۔” (زبور ۳۷:۱-۵)

اگر ہم یقین کریں کہ خدا ہمارے دل کی مرادیں پوری کرے تو اس کے لیے بہت سے تقاضے پورے کرنا ہو گے۔ دراصل مندرجہ بالا وعدہ کے لیے آٹھ شرائط ہیں۔ جب تک ہم وہ شرائط پوری نہ کریں تو وعدہ شدہ برکتیں حاصل نہیں کر سکتے۔

ہمارے ایمان کی بنیاد نہیں ہے۔

میکی اکثر ایک اور وعدہ کا حوالہ دیتے ہیں جو کہ فلپیوس ۲:۱۹ میں ہے۔

”میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے صحیح یہوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کریں گا۔“

تاہم اس وعدے کی بھی کچھ شرائط ہیں، یقیناً اگر آپ جائزہ لیں تو یہ وعدہ تمام مسیحیوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یا ان مسیحیوں کے لیے جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ پلوں جاتا تھا کہ خدا فلپیوس کی ہر ضرورت پوری کریں گا کیونکہ وہ اسے ہدیہ دیتے تھے کیونکہ پہلے وہ خدا کی بادشاہی کو تلاش کر رہے تھے جیسا کہ یہوع نے حکم دیا (متی ۳:۶)۔ باہل میں بہت سے وعدے ہیں کہ خدا ہماری ضرورتیں پوری کریں گی ان کی شرط ہے کہ ہم دینے والے نہیں۔

اگر ہم اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے تو ہمیں یہ یقین نہیں کرنا چاہیے کہ خدا ہماری ضرورتوں کو پورا کرے گا یعنی پیسوں سے متعلقہ۔ پرانے عہد نامہ میں خدا نے اپنے لوگوں کو بتایا کہ ان پر کیوں لعنت آئی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی دہ کی نہیں دی، لیکن اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں برکت دیگا اگر وہ اپنی دہ کی اور ہدیہ جات فرمانبرداری سے دیا کریں۔ (ملکی ۸:۲-۱۲)۔

باہل میں بیان کردہ بہت سی برکات کا اختصار ہماری فرمانبرداری پر ہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم خدا سے کچھ حاصل کرنے کے یقین کی جدوجہد کریں ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے: ”کیا میں اس کے وعدہ کے تقاضوں کو پورا کر رہا ہوں؟“

تیسرا عام غلطی

A Third Common Mistake

نئے عہد نامہ میں یہوع نے ایک شرط بیان کی ہے جس کا درود مدار ہماری ہر دعا پر ہے جب ہم کچھ مانگتے ہیں۔

”یہوع نے جواب میں ان سے کہا غدرا پر ایمان رکھو۔ میں تم سے حق کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہنے تو اکھڑ جاؤ اور سمندر میں جا پڑا اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائیگا تو اس کے لیے وہی ہو گا۔ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کوئی گیا اور وہ تم کو کل جائے گا۔“ (مرقس ۱۱: ۲۲-۲۳)

یہوع نے شرط رکھی ہے یقین کرو جو تم نے مانگا ہے وہ تم کوئی گیا ہے۔ بہت سے میکی اپنے ایمان کی مشق ایسے کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی دعا کا جواب دیکھتے ہیں تو یقین کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ پالیا ہے۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ انہوں نے حاصل

کر لیا ہے لیکن وہ کچھ نہیں پاتے۔

جب ہم خدا سے کچھ مانگتے ہیں جس کا اس نے ہم سے وعدہ کیا ہوتا ہے تو ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ ہم نے دعا کا جواب پایا ہے اور خداوند خدا کا شکر ادا کرنا شروع کر دینا چاہیے۔ اس سے پیشتر کہ ہم وہ چیز دیکھیں، ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ ہم نے حاصل کر لی ہے نہ کہ حاصل کرنے کے بعد یقین کریں۔ ہمیں شکرگزاری کے ساتھ اپنی درخواست پیش کرنی چاہیے۔ جیسا کہ پلوں کہتا ہے۔

”کسی بات کی فکر کرنا وہ بلکہ ہر ایک بات میں تھاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکرگزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔“ (فلپیوں ۲:۲)

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے اگر ہمارے دل میں ایمان ہے تو قدرتی طور پر ہمارے لفظوں اور اعمال میں ہمارے ایمان سے مطابقت ہو گی۔ یسوع نے کہا:

”بجود میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے۔“ (متی ۱۲:۳۷)

بعض میچ غلطی کرتے ہیں؛ وہ بار بار وہی مانگتے ہیں جو کہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے ابھی تک یقین نہیں کیا کہ انہوں نے حاصل کر لیا ہے۔ اگر ہم یقین کریں کہ ہم نے پالیا ہے تو دوبارہ اس کی درخواست کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بار بار مانگنے سے شک پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے ہماری نہیں سنی ہے۔

یسوع نے ایک ہی درخواست کو ایک سے زیادہ دفعہ نہیں کہا تھا

Didn't Jesus Make the Same Request More than once

بیشک یسوع نے گئتمانی با غم میں ایک ہی درخواست تین دفعہ کہی (متی ۳۹:۲۶-۳۲)۔ یاد رکھیں کہ وہ خدا کی واضح مرضی کے مطابق ایمان کی دعائی تھی۔ بیشک اس نے تین دفعہ دعا کی کہ کسی طرح سے صلبی موت اس سے ٹیل جائے۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی دعا خدا کی مرضی سے اختلاف رکھتی ہے۔ اس لیے اس نے ان تینوں دعاوؤں میں اپنے آپ کو باپ کی مرضی کے تابع کیا۔ یسوع کی یہ دعائیں دعاوں کے لیے بطور نمونہ استعمال ہوتی ہے جو کہ غلط ہے۔ بعض سکھاتے ہیں کہ ہمیں دعا کا اختتام ایسے کرنا چاہیے ”تو تیری مرضی پوری ہو“ یا ”میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو“۔ وہ یسوع کی مثال لیتے ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یسوع درخواست کر رہا تھا جس کے بارے وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی مرضی نہیں ہے۔ اگر یسوع کی طرح خدا کی مرضی کے مطابق دعا کریں تو غلطی ہے یا ایمان کی کمی۔ مثلاً دعا کریں کہ اے خداوند میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور منت کرتا ہوں کہ تو معاف کر اگر تیری مرضی ہو تو۔ اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ خدا کی مرضی نہیں کہ وہ میرے گناہ معاف کرے۔

ہم جانتے ہیں کہ بائبل کا وعدہ ہے کہ خدا ہمارے گناہ معاف کرتا ہے جب ہم ان کا اقرار کرتے ہیں۔ (یوحنا ۱:۹) تاہم ایسی دعا خدا کی واضح مرضی پر ایمان کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ یسوع نے ہر دعا کا اختتام ان الفاظ سے نہیں کیا ”میری نہیں

بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ صرف اس کی ایک ہی مثال ملتی ہے۔ جب وہ اپنے باپ کی مرضی پوری کرنے والا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس کے لیے اسے کیا کچھ سہنا ہے دوسرا جانب اگر کسی معاملہ میں ہم اس کی مرضی کو نہیں جانتے یا اس کی مرضی واضح نہیں تو ہمیں پھر اس طرح سے دعا ختم کرنا مناسب ہے ”تیری مرضی پوری ہو۔“ یعقوب لکھتا ہے۔ ”تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم آج یا کل فلاں شہر میں جا کر وہاں ایک برس تھہریں گے اور سوداگری کر کے لفغ اٹھائیں گے۔ اور نہیں جانتے کہ کل کیا ہو گا۔ ذرا سفرو تو! تمہاری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ بخارات کا ساحاں ہے۔ ابھی نظر آئے۔ ابھی غالب ہو گئے۔ یوں کہنے کی جگہ تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ اگر خداوند چاہے تو ہم زندہ بھی رہیں گے اور یہ یادہ کام بھی کریں گے۔ مگر تم اپنی شفی پر فخر کرتے ہو ایسا سب فخر برائے۔“ (یعقوب: ۲-۱۶)

جب ہم خدا کے وعدے کے مطابق مانگتے ہیں اور تمام تقاضا جات بھی پورے کرتے ہیں تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمیں مسلسل خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے اس جواب کے لیے جو کہ ہمارا ایمان ہے کہ ہم نے پالیا جب تک کہ وہ وعدہ حقیقی طور پر معرض وجود میں نہ آجائے۔ ”جو ایمان اور حکم کے باعث وعدوں کے وارث ہوتے ہیں۔“ (عبرانیوں ۲: ۱۲)

شیطان ضرور کوش کرے گا کہ شک پیدا کرے لیکن ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ ہمارا دماغ میدان جنگ ہے۔ جب شک و شبہ کے خیالات جملہ کریں تو ہمیں چاہیے کہ ان کی جگہ خدا کے وعدوں پر مبنی خیالات کو جگہ دیں اور ایمان سے خدا کا کلام پڑھیں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ دیکھیں (اپٹرس: ۵-۸، یعقوب: ۷)

عملی ایمان کی مثال

An Example of Faith in Action

ایمان کے حوالہ سے پطرس کے پانی پر چلنے کی مثال باہل کی عمدہ مثالوں میں سے ایک ہے۔ آئیں اس کی کہانی پڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس سے کیا سیکھ سکتے ہیں:-

”اور اس نے فوراً شاگردوں کو مجبور کیا کہ تھی میں سوار ہو کر اس سے پہلے پار چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رخصت کرے۔ اور لوگوں کو رخصت کر کے تہادعا کرنے کے لیے پھاٹ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ مگر کشتی اس وقت جھیل کے نیچ میں تھی اور لمبڑوں سے ڈگ کر رکھا گئی کیونکہ ہوا مخالف تھی۔ اور وہ رات کے چوتھے پھر جھیل پر چلتا ہوا ان کے پاس آیا۔ شاگرد اسے جھیل پر چلتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بھوت ہے اور ڈر کر چلا اٹھ۔ یسوع نے فوراً ان سے کہا غاطر جمع رکھو۔ میں ہوں۔ ڈرمومت۔ پطرس نے اس سے جواب میں کہا اے خداوند اگر تو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤ۔ اس نے کہا آ۔ پطرس کشتی سے اتر کر یسوع کے پاس جانے کے لیے پانی پر چلنے لگا۔ مگر جب ہوا پیکھی تو ڈر گیا۔ اور جب ڈو بنے لگا تو چلا کر کہا اے خداوند مجھے بچا۔ یسوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا اے کم اعتقاد تو نے کیوں شک کیا؟ اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا ہکم گئی۔ اور جو کشتی پر تھے انہوں نے اسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تو خدا کا بیٹا ہے۔“ (متی: ۲۲: ۳۳-۳۴)

یہ معنی نہیں ہے کہ یسوع کے شاگرد پہلے بھی طوفان میں گھیرے گئے تھے جب ان کی کششی گلیل میں تھی۔ اس واقعہ میں یسوع ان کے ساتھ تھا اور اس نے طوفان کو جھپٹ کا اور وہ تھم گیا۔ پھر یسوع نے اپنے شاگردوں کو جھپٹ کا اے کم اعتقادو۔ ڈرتے کیوں ہو؟۔ ان کے سفر شروع کرنے سے پیشتر اس نے انہیں بتایا تھا کہ اس کی مرضی ہے کہ وہ جھیل کے دوسراے کنارے جائیں۔ (مرقس: ۳۵)۔ جب طوفان اٹھا اور وہ مرے جا رہے تھے تو انہوں نے اسے چکایا۔ یسوع کی توقع تھی کہ وہ نہ ڈریں۔ اس دفعہ یسوع نے صرف انہیں گلیل کے پار بھیج دیا۔ یقیناً خدا کے روح نے اسے ہدایت کی تھی اور خدا جانتا تھا کہ رات کو مختلف ہوا چلے گی۔ خداوند یسوع نے ان کے ایمان کو پر کھا۔ اس مخالف ہوانے چند گھنٹوں کا سفر ساری رات میں تبدیل کر دیا۔ ہمیں ان کی ثابت قدمی کو سراہنا چاہیے۔

لیکن تجھ ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی بھی یہ ایمان رکھتا کہ وہ ہوا کروک دے، جیسا کہ چند دن پہلے یسوع نے ان کے سامنے کیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مرقس کی انجیل میان کرتی ہے کہ جب وہ پانی پر چل کر ان کے پاس آیا اور ان سے آگے نکل جانا چاہتا تھا۔ وہ انہیں تنہا چھوڑ دینا چاہتا تھا تاکہ وہ اپنی مشکل کا سامنا کریں جبکہ وہ مجرما نہ طور پر ان کے پاس آپ کھانپا۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ وہ دعائیں کر رہے تھے یا خدا کے طالب نہ تھے۔ میں جیران ہوں کہ جب ہم مخالف ہوا کی وجہ سے چپو چلانے کی کوشش کرتے ہیں تو ایسی مشکل میں مجرمات کرنے والے ہمارے پاس پہنچ جاتے ہیں

ایمان کے اصول

Principles of Faith

یسوع نے پطرس کے چلتی کا صرف ایک لفظ سے جواب دیا ”آ۔“ اگر پطرس اس لفظ سے پہلے کوشش کرتا تو وہ فوراً ڈوب جاتا کیونکہ اس کے پاس کوئی وعدہ نہیں تھا کہ جس پر وہ ایمان رکھتا۔

ہو سکتا ہے کہ ہم قیاس کر کے قدم اٹھا لیتے ہیں نہ کہ ایمان سے۔ اسی طرح جب یسوع نے یہ لفظ بولा، اگر کوئی اور پانی پر چلنے کی کوشش کرتا تو فوراً ڈوب جاتا کیونکہ یسوع نے صرف پطرس سے وعدہ کیا۔ ان میں سے کوئی بھی اس وعدے کی شرائط کو پورا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کے علاوہ ان میں کوئی بھی پطرس نہیں تھا۔ اسی طرح اس سے پیشتر کہ ہم خدا کے وعدہ پر یقین کریں ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ یہ وعدہ ہمارے لیے ہے جس کے تقاضے ہم پورے کر رہے ہیں۔

پطرس نے پانی پر قدم رکھ کیا یہ وہ وقت تھا جب اس نے یقین کیا۔ اس میں کوئی مشکل نہیں کہ چند سیکنڈ پہلے وہ خوف سے چلا رہا تھا کہ یہ کوئی بھوت ہے۔ اس لیے اس کے ذہن میں مشک تھا۔ لیکن مجرمہ کے لیے اسے ایمان پر قائم ہونا پڑا۔ اگر وہ کششی کے مستول سے چمنا رہتا اور اپنے پاؤں پانی کو لگاتا تاکہ جان سکے کہ پانی اس کا وزن اٹھاتا ہے کہ نہیں، تو پھر اسے اس مجرمے کا کبھی تجھ بند ہوتا۔ اسی طرح سے کسی مجرمے کو حاصل کرنے سے پہلے ہمیں خدا کے وعدے کے لئے صحیح وقت کا انتظار کرنا چاہیے اور پھر اپنے یقین پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ ہمارے ایمان کی آزمائش کا ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ وقت

لما بہوتا ہے اور بعض اوقات چھوٹا۔ لیکن ایک دورانیے کے لیے ہم اپنے حواس کو نظر انداز کر کے خدا کے کلام پر عمل کرتے ہیں۔ شروع میں پطرس کی کوشش صحیح تھی۔ لیکن ناممکن حالات کو دیکھ کر جنہیں وہ کرہا تھا اور ہوا اور موجودوں کو دیکھ کر وہ ڈر گیا۔ شاید اس نے چنانچہ ڈیا تھا، اور دوسرا قدم اٹھانے کے لیے خوفزدہ تھا۔ جس نے مجرم کا تجربہ حاصل کیا وہی ڈوبنے لگا تھا۔ ہمیں اپنے ایمان پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔ جب ہم دعا شروع کریں تو مسلسل ایمان پر عمل پیرا ہونا چاہیے اور بڑھتے چلیں۔ پطرس ڈوب گیا کیونکہ اس نے شک کیا۔ اکثر لوگ اپنے ایمان کی کمی وجہ سے اپنے آپ کو الزام نہیں دیتے بلکہ خدا پر الزام دیتے ہیں۔ فرض کریں اگر یوسع پطرس کی آوازن کراس کا ہاتھ تھام کر چلتا تو اس نے دوسرے شاگردوں کو کہنا تھا کہ یہ خدا کی مرضی تھی کہ میں یوسع کے ساتھ پانی پر چلتا۔ پطرس نے خوف کی وجہ سے اپنا ایمان کھو دیا اور وہ ناکام ہوا۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے۔ یوسع نے اس کی نہمت نہیں کی بلکہ ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ مضبوطی سے اسے تھام لے۔ اور اس نے فوراً پطرس سے سوال کیا کہ تو نے شک کیوں کیا؟ پطرس کے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا کیونکہ خدا کے بیٹے کے الفاظ لفظی تھے۔ ہم میں سے کسی کے پاس خدا کے کلام پر شک کرنے کا کوئی معقول جواب نہیں ہوتا ہے۔

بانسل مقدس عبرانیوں کے ایمان رکھنے اور اور شک کرنے کے بنائج سے بھری پڑی ہے۔ یشور اور کلب ہی صرف اس وعدہ کی سرزی میں اپنے ایمان کی بدولت داخل ہوئے جبکہ ان کے ہم عمر بیان میں مارے گئے۔ (گنتی ۲۶:۳۰-۳۷)

یوسع کے شاگرد جب سفر کرتے تو ان کی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔ (متی ۲۲:۳۵) لیکن ایک دفعہ وہ اپنی کم اعتقادی کی وجہ سے بدروح کو نکال نہ سکے۔ (متی ۱۹:۲۰-۲۵) یوسع سے بہت سے لوگوں نے شفاعة حاصل کی لیکن اس کے اپنے علاقے کے لوگ (ناصرت) بے لیقنسی کی وجہ سے بیمار رہے۔ (مرقس ۶:۵-۶)

ان سب کی طرح مجھے بھی تجربہ حاصل ہوا ہے کہ کامیابی یا ناکامی کا انحصار ایمان یا شک پر ہے۔ لیکن میں اس پر خنانہیں ہوں گا یا خدا پر الزام ڈونگا۔ اور نہ ہی اس کی نہمت کر کے اپنے آپ کو بے عیب کروں گا۔ میں کتاب الہی سے ایسی وضاحت تلاش کروں گا جو کہ مجھ میں صلاحیت پیدا کرے کہ میں خدا کی واضح مرضی کو جان سکوں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جب میں ناکام ہوتا ہوں تو اپنی بے لیقنسی پر توہہ کرتا ہوں اور پھر سے پانی پر چلانا شروع کر دیتا ہوں۔ میں نے جانا ہے کہ ہر دفعہ یوسع مجھے معاف کرتا ہے اور مجھے ڈوبنے سے بچتا ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ ایماندار برکت پاتے ہیں جبکہ شک کرنے والے نہیں پاتے۔ شاگرد ساز خادم کو یوسع کی پیروی کرنی چاہیے۔ وہ ایمان سے معمور تھا اور اس نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کی کہ ”خدا پر ایمان رکھو۔“ (مرقس ۱۱: ۲۲)